سوال :-

۱- اسلام میں حج اور اس کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات پر تفصیلی شذرہ قلمبند کیجیئے؟

جواب :-

تعارف :-

چوتھی بنیادی عبادت حج ہے۔ اور دین اسلام کا اہم رکن ہے۔ حج ایک اہم مالی عبادت بھی ہے یہ ہر بالغ اور صاحب استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر عمر میں ایک مرتبہ کرنا فرض ہے۔

حج قمری تقویم کے آخری مہینے میں ذوالحجہ کی ۸ سے ۱۳ تاریخ تک ایام حج ہوتے ہیں حج کا دن تو ۹ ذوالحج ہے مگر حج کے تمام مناسک مذکورہ تاریخوں میں پورے کیے جاتے ہیں۔

ایام حج کے علاوہ خانہ کعبہ کی زیارت کو "عمرہ" کہتے ہیں۔

لغوی معنی :-

لغوی اعتبار سے حج کا مطلب ہے قصد اور ارادہ کرنا، زیارت کا ارادہ کرنا، کسی کے پاس بار بار جانا ہیں۔

اصطلاحی معنی :-

اصطلاحی طور پر حج کا مطلب ہے "ایام حج میں خانہ کعبہ کی زیارت کو جانا اور تمام مناسک حج پورے کرنا"۔

قرآن مجید میں حج کی فضیلت :-

سورۃ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"لوگوں پر اللہ کی طرف سے فرض ہے (اس کے) گھر کا حج جو اس کی استطاعت رکھے اور جو انکار کرے تو اللہ تعالیٰ سب جہانوں سے بے نیاز ہے"

(آیت نمبر ۹۷)

حدیث کی روح سے حج کی فضیلت :-

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

"جس کا ارادہ حج کرنے کا ہو اُسے چاہیے کہ وہ جلدی کرے"

حج کی اس اہمیت کو جانتے ہوتے بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جو حج کی طاقت تو رکھتے ہیں لیکن اس فریضے سے غافل ہیں اور اسی ٹال مٹول میں ایک دن وہ بغیر حج کیئے فوت ہو جاتے ہیں۔

ایک اور جگہ رسول نے فرمایا:

"جو شخص زادراہ اور سواری رکھتا ہو جس سے بیت اللہ تک پہنچ سکے اور پھر بھی حج نہ کرے تو اس کا اس حالت میں مرنا یہودی یا عیسائی ہو کر مرنا برابر ہے۔"

اس حدیث شریف سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص جس کے پاس اتنا سرمایہ ہو کہ وہ بحری یا ہوائی جہاز کے ذریعے سفر کر سکے لیکن پھر بھی حج کرنے نہ جائے تو اس شخص کا مرنا ایسے ہو گا جیسے وہ یہودی، عیسائی ہو۔

کعبہ کی تعمیر اور اسکی اہمیت:-

خانہ کعبہ کی تعمیر:-

خانہ کعبہ کی تعمیر آج سے تقریباً ساڑھے چار ہزار برس پہلے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے ہاتھوں سے ہوئی۔ کعبہ کی تعمیر اور جگہ کی تعین کا حکم خدا کی طرف سے تھا۔ یہ دنیا کا پہلا گھر ہے جو اللہ کی عبادت کے مرکز کی حیثیت سے بنایا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امن کی جگہ بنایا اور حکم دیا کہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو۔"

(البقرہ ۱۲۵)

جس وقت خانہ کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی اس وقت اس کے معماروں نے اللہ کے حضور میں دعا کی تھی کہ:

"خدایا ہمارے عمل کو قبول فرما، یقیناً تو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ مالک ہمیں اپنا سچا فرمانبردار بنا دے اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسا گروہ پیدا کر دے جو تیرا فرمانبردار ہو اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتلا اور ہم پر کرم کی نظر رکھ بے شک تو نظرِ کرم فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے"

(سورۃ البقرہ)

قبلہ:

خانہ کعبہ کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر سے اس کو مسلمانوں کا قبلہ یعنی مرکز قرار دیا گیا کہ تمام مسلمان اس طرف رخ کر کے نماز پڑھا کریں۔

حج کی اہمیت:-

حج ایک ایسی عبادت ہے جو تاریخی تسلسل کے ساتھ گزشتہ چار ہزار سال سے ہی جاری ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حج کرنے کا حکم حضرت ابراہیمؑ کو دیا گیا اور انہوں نے ہی اس کی تعمیر کی۔

"سب سے پہلے جو گھر آدمیوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہی ہے جو مکہ میں ہے وہ برکت والا اور سارے جہان کے لئے ہدایت ہے"۔

رسولؐ نے ارشاد فرمایا:

"حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح دھو دیتا ہے جس طرح بھٹی سونے اور چاندی کے میل اور کھوٹ کو صاف کر دیتی ہے"۔

رسولؐ نے حج کرنے والوں کے لئے بڑی بشارت دی ہے مثلاً جو شخص حج کرے اور اس موقع پر کوئی فحش اور بے ہودہ حرکت نہ کرے اور نہ ہی اللہ کی نافرمانی کرے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہوتا ہے جیسا کہ وہ پیدائش کے وقت تھا۔

دعاؤں کی قبولیت:-

حج اور عمرہ کرنے والے لوگ اللہ کے خاص مہمان ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے جو دعائیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انکی تمام دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں اور اگر وہ اللہ سے مغفرت مانگیں تو اللہ ان کو بخش دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فریضہ حج ادا کرنے والے کو اس قدر عزت سے نوازا ہے کہ اسے اپنا مہمان قرار دیا ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ:

"مقبول حج کا اجر جنت کے سوا کچھ نہیں۔"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

"سب سے افضل جہاد حج مبرور (مقبول) ہے"

اقسام حج:-

حج کی تین اقسام ہیں۔

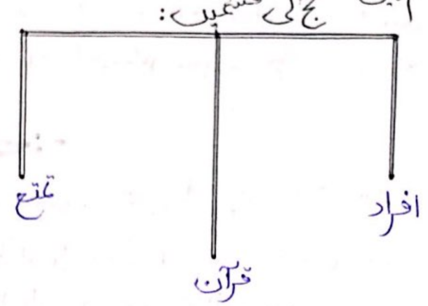

افراد:-

اس طریقے کو کہتے ہیں جس میں حج کا احرام باندھا جاتا ہے عازم حج اس میں عمرہ نہیں کرتا ہے احرام باندھنے سے حج کے اختتام تک عازم حج کو احرام کی شرائط کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔

قران:-

یہ وہ طریقہ ہے جس میں عازم حج عمرہ اور حج کا ایک ساتھ احرام باندھتا ہے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلے عمرہ کرتا ہے جس میں وہ صرف طواف اور سعی کرتا ہے اور سر کے بال ابھی نہیں منڈائے گا بلکہ حج سے فارغ ہونے کے بعد منڈائے گا۔ اور حج تک احرام کی حالت میں رہتا ہے اور پھر وہ احرام سے حج کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر حج کرنے میں مہینہ یا پندرہ دن کی دیر ہو اور اس دوران احرام کا کپڑا گندہ یا میلا ہو جائے تو احرام کو تبدیل کر سکتا ہے مگر اس پر احرام کی تمام پابندیاں حج کرنے تک برقرار رہتی ہیں۔

تمتع:-

یہ وہ طریقہ حج ہے جس میں دو رکعت نماز نفل پڑھ کر پہلے عمرہ کی نیت کی جاتی ہے اور مکہ مکرمہ میں عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کی حالت سے باہر آجائیں اور روزمرہ

Scanned with CamScanner

کے کپڑے پہن لیں اس طرح احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں پھر حج کے ایام شروع ہونے سے پہلے یعنی 8 ذی الحج کو جب حج کرنے جاتے ہیں تو اس سے پہلے حج کا احرام باندھ لیتے ہیں اور یہ لوگ عمرے حج کی نیت کرتے ہیں اور حج مکمل کرنے تک احرام کی پابندیاں عائد رہتی ہیں اس میں عمرہ اور حج ایک ہی سفر میں کرنا ضروری ہے۔

ان تینوں قسموں میں سے تمتع سب سے آسان طریقہ ہے اکثر حجاج تمتع ہی کرتے ہیں۔

حج کی نیت:-

حج کی نیت یہ ہے کہ:

"اے اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں پس اس کو میرے لیے آسان کر دے اور مجھ سے قبول کر لے اور اس میں میری مدد فرما اور اس میں میرے لیے برکت ڈال نیت کی میں نے حج کی اور احرام باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے"۔

فرائض و واجبات حج:-

فرائض حج:-

فرائض حج تین ہیں یعنی:

1. احرام باندھنا
2. وقوف عرفات
3. طواف زیارت

واجبات حج:-

واجبات حج کی تعداد 6 ہے:

1. مزدلفہ میں وقوف کے مقررہ وقت میں ٹھہرنا۔
2. صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔
3. رمی جمار یعنی شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔
4. قارن اور تمتع کا قربانی کرنا۔
5. سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔
6. آفاقی (مکہ کے باہر سے آنے والے) کو طواف وداع کرنا۔

حج کرنے کا طریقہ:-

Scanned with CamScanner

1- مال حلال وطیب کا انتظام اور مال حرام سے اجتناب کیا جائے کیونکہ حرام مال کا حج مسترد کر دیا جاتا ہے اور نبی کی ایک حدیث کے مطابق اس گوشت و پوست کو جہنم کا ایندھن بنایا جاتا ہے جو مال حرام سے پرورش پائے۔

2- ایسے رفقائے حج کا انتخاب کیا جائے جو صحیح العقیدہ اور ایمان والے ہوں۔

3- جب حاجی میقات پر پہنچ جائے تو وہاں سے احرام باندھ لے اور پھر میقات سے ہرگز تجاوز نہ کرے۔

میقات:

مکہ مکرمہ کے باہر سے آنے والے تمام حجاج کے لیے مندرجہ ذیل میقات نبی نے مقرر فرمائی:

1- ذوالحلیفہ۔

2- جحفہ۔

3- قرآن المنازل۔

4- ذات عرق۔

5- یلملم۔

Scanned with CamScanner

مناسکِ حج :-

حج کی رسوم کو مناسک کہا جاتا ہے۔ اہم مناسک درج ذیل ہیں:

1- میقات: مکہ معظمہ سے خاص فاصلوں پر بعض مقامات مقرر ہیں جن کو میقات کہتے ہیں۔

2- احرام: دو ان سلی چادروں سے مرد خود کو ڈھانپتے ہیں جس کو احرام کہتے ہیں۔

3- تلبیہ: لبیک پڑھنے کو تلبیہ کہتے ہیں (اے اللہ میں تیرے بلانے پر حاضر ہوا)۔

4- استلام: خانہ کعبہ کی ایک دیوار میں حجر اسود ہے جس کے چومنے کو استلام کہتے ہیں۔

5- طواف: دائیں طرف سے شروع ہو کر خانہ کعبہ کی گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔

6- مقام ابراہیم میں نماز: یہاں حاجی دو رکعات نماز نوافل ادا کرتے ہیں۔

7- صفا و مروہ کی سعی: صفا و مروہ کی پہاڑیوں پر دوڑ لگانے کو سعی کہتے ہیں۔

8- منی میں پڑاؤ: ذوالحجہ کی ۸ تاریخ کو حاجی یہاں جمع ہو کر دن اور رات قیام کرتے ہیں۔

9- عرفات میں وقوف: وقوف عرفات ہی اصل حج ہے جبل رحمت پر حاجی بیان سنتے ہیں

10- قربانی: ۱۰ ذی الحجہ کو منی میں پہنچ کر قربانی کرتے ہیں اس کے بعد حاجی احرام کھول دیتے ہیں۔

11 رمی جمرات: شیطان کو کنکریاں مارنا۔

12 طواف زیارت: منی میں ۱۰ ذی الحجہ کے بعد دو دن قیام کرنا واجب ہے

13 طواف وداع: مکہ سے روانہ ہونے سے قبل حاجی بیت اللہ کا آخری مرتبہ طواف کرتے جسے طواف وداع کہتے۔

حج کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات:-

روحانی اثرات:-

1 روحانی بالیدگی اور تقرب الٰہی:

گھر سے روانہ ہونے کے بعد گھر واپس آنے تک حاجی کا تمام تر وقت عبادت و ریاضت میں گزرتا ہے۔ انسان دنیا و مافیہا سے الگ تھلگ صرف یاد الٰہی میں ہمہ وقت مصروف رہتا ہے اس کا دھیان ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف لگا رہتا ہے اس سے اس کی روح کو بالیدگی حاصل ہوتی ہے اور اسے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

2 ضبط نفس کی تربیت:

احرام باندھنے کے بعد کئی حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ وہ ان چیزوں کے میسر ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ان سے اجتناب کرتا ہے اس سے ضبط نفس کی تربیت ملتی ہے۔

3 گناہوں کی مغفرت:

حج مبرور یعنی مقبول حج کے نتیجے میں حاجی پچھلے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اس

Scanned with CamScanner

کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح انسان ابھی پیدا ہوا ہو۔

اخلاقی اثرات:-

1- سادگی کی تربیت:

حج میں سادگی کی تربیت ملتی ہے۔ ایک تو اپنے گھر اور وطن سے دور ویسے بھی آدمی نازونعمت کی زندگی نہیں گزار سکتا، خواہ وہ ارب پتی ہی کیوں نہ ہو۔ وہاں تو خیموں میں رہنا پڑتا ہے آسمان کے نیچے فرشِ زمین پر بھی سونا پڑتا ہے۔ دوسرے حالت احرام سے انتہائی سادگی پیدا ہوتی ہے۔ ان سلی ہوئی دو چادروں سے جسم ڈھانپتا ہے سر ننگا ہوتا ہے اور ننگے سر ہی دھوپ میں پھرتا ہے۔

2- جفاکشی کی تربیت:-

بے شک زندگی جدوجہد کا نام ہے وہی افراد اور قومیں عزت اور کامیابی حاصل کر سکتی ہیں جو جفاکش ہوں حج جفاکشی کی تربیت کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے انسان اپنے گھر سے دور اپنے گھر والوں سے دور، وطن سے دور سخت تکالیف اور صعوبتیں اٹھا کر مناسک حج ادا کرتا ہے اس لیے اس میں مشقت اٹھانے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

3- نظم و ضبط کی تربیت:-

حج کے موقع پر لاکھوں انسان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں بعض مناسک مثلاً طواف، رمی جمرات، عرفات سے واپسی کی ادائیگی کے وقت سخت ہجوم ہوتا ہے لیکن نہ کبھی لڑائی جھگڑا ہوتا ہے اور نہ کوئی حاجی کسی دوسرے کو برا بھلا کہتا ہے نادانستہ طور پر ایک دوسرے کے ہاتھوں سخت تکالیف بھی اٹھانا پڑتی ہیں لیکن تمام مسلمان اس موقع پر نظم و ضبط کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

سماجی اثرات:-

1- مساوات کا عملی مظاہرہ:-

اسلام مساوات کا علمبردار ہے اور حج کے موقع پر خواہ امیر ہو یا غریب، حاکم ہو یا محکوم، چھوٹا ہو یا بڑا سب کا لباس ایک جیسا ہوتا ہے اور تمام لوگ ایک جیسے مناسک حج ادا کرتے ہیں۔

2- اتحاد:-

حج دنیا بھر کے مسلمانوں کے اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ ہے۔ دنیا کے ہر کونے سے مختلف رنگوں کے لوگ خواہ وہ جس نسل، جس زبان کا ہو تمام ایک ساتھ مل جل

کر لیتے ہیں۔ اور حج ہی وہ واحد فریضہ ہے جس سے دنیا بھر کے تمام مسلمانوں میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ وہ ایک ملت ہیں۔

مرکزیت:

حج مسلمانوں کی مرکزیت کی علامت ہے بیت اللہ شریف تمام مسلمانوں ~~[illegible]~~ کا مرکز ہے دنیا بھر کے مسلمان اس ایک مرکز پر جمع ہوتے ہیں اور یہ ان میں وحدت کا احساس پیدا کرتا ہے۔

احساس ذمہ داری:-

حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب اہل و عیال کے نفقہ سے کچھ رقم بچ جائے تب۔ ایک حاجی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اہل و عیال کی ضروریات کا بھی خیال رکھے اور اپنے اخراجات کے لیے بھی رقم بچائے۔ اس طرح اسے مصارف کی ذمہ داری خود بخود محسوس ہونے لگتی ہے۔

نیک اخلاق کا فروغ:-

حج سے روح کی پاکیزگی بڑھتی ہے اور کوئی حلال اشیاء حج کے ایام میں نہیں آسکتی حج کے موقع پر انسان کی سیرت و کردار پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔

علمی و اقتصادی فوائد:-

حج سے علمی و اقتصادی فوائد ملتے ہیں۔ انسان کا دنیا کے مختلف مسلمانوں سے تبادلۂ خیال ہوتا ہے جس سے اسکی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے انسان کو بری، بحری اور ہوائی راستوں سے سفر کا تجربہ ہوتا ہے۔ حج کے موقع پر مکہ معظمہ اور اس کا نواحی علاقہ، نیز مدینہ منورہ عالمی منڈی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

نتیجہ:-

تاہم اس ساری بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حج ایک بہت اہم بنیادی رکن ہے حج ایک قسم کی مالی اور جانی دونوں عبادت ہیں اس سے انسان کی نہ صرف روح پاک ہوتی ہے بلکہ مال بھی پاک ہوتا ہے حج کی اہمیت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی بار کیا ہے اور رسول ؐ نے اپنی احادیث کے ذریعے بھی حج کی اہمیت اور فرضیت بتائی ہے۔

حج کرنے سے انسان کو بہت سے سماجی، روحانی اور اخلاقی فائدے بھی ملتے ہیں اور اس کی زندگی پر بہت سا اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔

ے دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں، وہ پاسباں ہمارا

Scanned with CamScanner